

رسالہ ہیلہ نافعہ

تیس سوالات مع جوابات علمائے دیوبند کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے درج ہے۔
جس میں علمائے دیوبند کے مذہب و عقیدہ کے متعلق

مسیبہ

المصباح الجديد
المعروف بہ



عقائد علمائے دیوبند

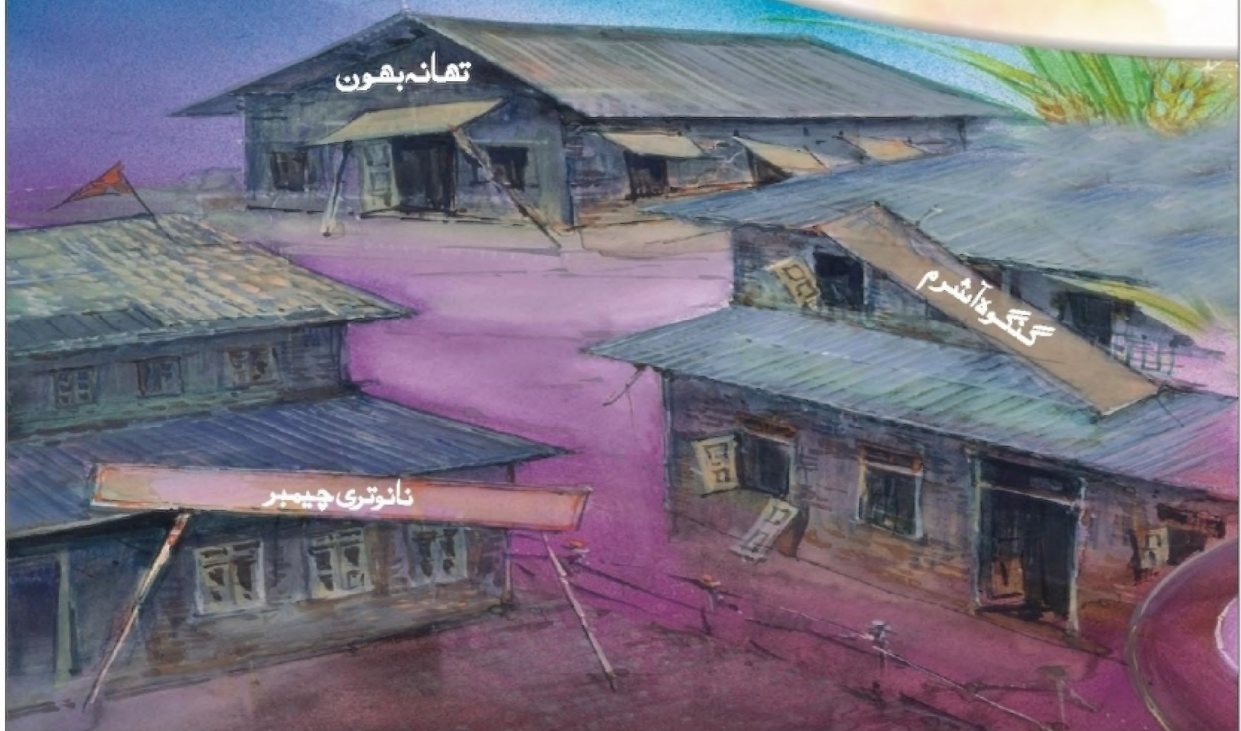
مؤلفہ

استاذ العلماء جلالتہ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبطیہ الرحمة والرضوان
بانی الجامعة الاثر فی مصلح العلوم مبارکپور (اعظم گڑھ)

ناشر
بزم فیضان سید ابوالعاشم
طلبائے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

پیشکش

فارغین دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ ۲۰۱۱ع



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هـ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط

الشیخ روحانی تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم آل رحمن محمد مصطفیٰ رضا نوری برکاتی رضی اللہ عنہ

رسالہ جلیہ نافعہ

جس میں علمائے دیوبند کے مذہب و عقیدہ کے متعلق تیس ۳۰ سوالات مع جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے درج ہے۔

مسئ بہ المصباح الجدید

المعروف بہ

عقائد علمائے دیوبند

مؤلفہ

استاذ العلماء جلالتہ العظمیٰ حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ فاضل منظر اسلام بریلی شریف،
بانی الجامعہ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور (اعظم گڑھ)

پیش کش

فارغین دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ ۲۰۱۱ع

ناشر

بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ

طلباۓ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۴۰

تعارف و قانونی صفحہ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

سلسلہ اشاعت نمبر ۱

نام کتاب

: المصباح الجدید المعروف بہ عقائد علمائے دیوبند

مصنف

: استاذ العلماء جلالتہ العظمیٰ حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ

فاضل منظر اسلام بریلی شریف

زیر سایہ کرم

: ناشر مسلک اعلیٰ حضرت خلیفہ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر نوری

رضوی بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰۔

کمپوزنگ

: محمد امجدانیم رضا، غلام احمد رضا سراجی، محمد آصف رضا، عظیم الدین سراجی،

(مطبع و زیر تربیت مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر دارالعلوم اہلہ)

تعداد اشاعت : ۳۰ ہزار

سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

ناشر

: بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ طلبائے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۴۰

نعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کلام الامام امام الکلام سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین و ملت شیخ الاسلام و المسلمین
الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکران کا چھیڑے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات و ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح شام جان کا فر پر قیامت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانب مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضعی حجرات الم نشرح سے پھر مومنو اتمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے التجا و استعانت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

میرے آقا حضرت ایچھے میاں

ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات تکریم

از: خلیفہ حضور منشی اعظم پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر نوری
رضوی بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان منشی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ دوست

اگر باد نہ رسیدی تمام بولہبی است

ایمان، اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دل سے ماننے اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے۔ مگر ایمان کی جان محبت رسول اور تعظیم رسول ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت شیخ الاسلام و المسلمین الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پر مرے دل سے

تعظیم بھی کرتا ہے بخدی تو مرے دل سے

غیب و ان نبی آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان: یٰ کون فی
آخر الزمان دجالون کذابون یا تو نکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا
آبائکم فایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ (رواہ المسلم والممشکوة) کے
مطابق محمد بن عبد الوہاب بخدی خبیث پیدا ہوا، اور اس نے تمام اہلسنت کو شرک کہہ کر قتل کروایا،
صحابہ کرام و اہل بیت عظام کے مزارات کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا، اس نے نبی پاک کی تعظیم کو
حرام کہا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرکز میں ملنے والا کہا۔ (معاذ اللہ) اس کے ماننے والے
ہندوستان میں دو گروہ میں بٹ گئے۔ ایک وہابی غیر مقلد (ابجدیث) اور دوسرا دیوبندی مقلد۔ ان
میں دیوبندی گروہ اپنے ساتھ حنفی لیل لگا کر عوام کے سامنے آیا۔ اس لئے عوام اہلسنت نے اس کے
ظاہر کو دیکھ کر سخت ہنسنے لگے کہ کھایا۔ ان خبیث گستاخوں نے اللہ و رسول کی شان اقدس میں بڑی دیدہ

دلیری کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ اور سنی مسلمانوں کے تعلق سے عوام الناس میں شرک و بدعت میں بٹلا ہونے کا الزام لگایا۔ اس لئے ہمارے کامبر علمائے اہلسنت نے ان کے رد میں کتابیں لکھ کر عوام الناس کو ان کا حقیقی چہرہ دکھا دیا، اور ان کو پورے طور سے بے نقاب کر دیا۔ اسی سلسلے کی کڑی المصباح الجدید (عقائد علمائے دیوبند) ہے، جس کو استاذ العلماء، عالیہ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی فاضل منظر اسلام بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ نے ترتیب دیا ہے۔ اور نہایت حسین پیرائے میں دیوبندیوں کی کتاب سے ان کے عقائد باطلہ اور کفریہ کلمات کو سوال و جواب کے طور پر جمع فرما کر دیوبندیوں کو دندان شکن جواب دیا، اور حسام الحرمین جس میں سرکار علی حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے دیوبند کی تحریر کردہ کفری عبارتوں کو جمع فرما کر مکملہ اور عمدہ المنورہ کے مفتیان کرام کے سامنے پیش کیا اور مفتیان حرمین طہرین نے ان گستاخوں کی کفری عبارتوں کو دیکھنے کے بعد فرمایا میں شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ یعنی جس نے ان گستاخوں کی بدعتی گدی اور کفریات کو جاننے کے بعد ان کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ اس کی تائید تصدیق فرمادیا۔

مسرت کی بات ہے کہ میرے دارالعلوم سے امسال فارغ ہونے والے طلبہ نے دعوت نامے کا کارڈ چھپوانے کے بجائے اس کتاب کی از سر نو تخریج کر کے شاعت کی ہے، ہاں کہ عوام اہلسنت کو دیوبندیوں کے فریب سے بچایا جائے اور ان کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کی جائے۔

اللہ رب العزت ان طلبہ کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا خادم و ترجمان بنائے۔ آمین

بجاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

فقط

فقیر قادری سید سراج اظہر نوری

(بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰)

مورخہ ۱۷/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

دعائیہ کلمات

از قلم: ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب قبلہ

باسمہ و حمد و تعالیٰ

سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قبلہ مدظلہ العالی بمبئی کی سر زمین میں متصحب رضوی ہونے کی حیثیت سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ آپ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے نام سے دارالعلوم قائم فرما کر ایک کمی کو پورا کیا۔ اور آپ کی سرپرستی میں دارالعلوم دین کی نمایا خدمات انجام دے رہا ہے۔ نتیجہ فارغین کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے ہے۔

فارغ التحصیل طلبہ دستار فضیلت کے موقع پر جشن مسرت میں شریک ہونے کے لئے قیمتی کارڈ چھپوا کر اپنے متعلقین و احباب کو پیش کیا کرتے تھے اور اس میں خاصہ سرمایہ صرف کرتے تھے، محبت محترم حضرت مولانا مفتی قمر اڑ ماں صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم ہند کی اس اطلاع پر کہ فارغ التحصیل طلبہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امسال کارڈ کے بجائے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی اہم تصنیف ”المصباح الجدید“ شائع کر کے بطور سوغات پیش کریں گے۔ الحمد للہ یہ عظیم سوچ ہے۔ دیگر مدارس کے طلبہ بھی اس طریقہ کو نمونہ عمل بنالیں تو اس حوالے سے بھی دین کی عظیم خدمت ہوگی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ طلبہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

قاضی شہید عالم رضوی

جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف یو پی

مورخہ ۲۶/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

تأثر گرامی

از قلم: فیض رقم حضرت العلامة مولانا محمد نازم قادری رضوی مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ یو پی

بسم الله الرحمن الرحيم

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق دنیا میں بہت سے فتنے وجود میں آئے، اور بہت سے باطل ایدیان و مذاہب نے سر اٹھانے کی ناپاک جرأت و جسارت کی، مگر ہمیشہ مذہب حق مذہب اہلسنت و جماعت کا بول بالا رہا۔ اس زمانے میں جو باطل مذاہب حق کے خلاف پھر ناپاک تحریکیں چلانے میں سرگراں ہیں ان میں ایک فرقہ دیوبندی جماعت ہے، اس فرقہ کے باطل عقائد کے بنیاد پر علمائے حق علمائے عرب و عجم نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ استاذ العلماء جلالتہ العلم ابو الفیض سیدنا سرکار حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اس باطل فرقہ کی بدعتیہ کی و اشکاف کرنے کے لئے ایک گراں قدر مختصر مگر جامع اور نفع بخش رسالہ انتہائی سہل اور لٹینس اسلوب میں تحریر فرمایا، جس کا نام المصباح الجلیلید ہے۔ یہ رسالہ اس قدر مقبول خاص و عام ہوا کہ بار بار اس کی اشاعت ہوئی اور انشاء اللہ الرحمن یہ سلسلہ اشاعت جاری و ساری رہے گا۔ مجھے بے پناہ خوشی و مسرت ہو رہی ہے کہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی بمبئی کے درجہ فضیلت و حفظ کے طلبہ اپنی دستار فضیلت و حفظ کے زریں موقع پر اس مقبول نام رسالہ کی جدید طرز پر اشاعت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، میں ان کی اس قابل ستائش کوشش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے صدقہ انیس علم و عمل کی لازوال دولتوں سے سرفراز فرمائے اور ان کے مستقبل کو روشن و تابناک فرمائے۔ ساتھ ہی دارالعلوم ہند کے تمام اساتذہ و ارکان بالخصوص جامعہ اشرفیہ کے لائق و فائق فاضل حضرت مولانا زبیر عالم مصباحی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تحریک پیش کرتا ہوں اور نیک دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے نبی کریم کے صدقہ ان حضرات کو دارین کی سعادوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الفضل الصلوٰۃ واکمل التسليم الی یوم الدین۔

محمد نازم علی رضوی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ، یو پی

کلمات تقریب

از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قمر الزماں نوری رضوی
شیخ الحدیث دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی بمبئی ۳

الحمد لولّیہ والصلوة والسلام علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔
امابعد فقد قال اللہ تعالیٰ ان الذین یؤمنون باللہ ورسولہ۔ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔
سرکار علی حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا خان قادری
فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس پر مذہب پہ لعنت کیجئے

مختبر صادق، غیب داں نبی، محبوب پروردگار، شافع روزگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملّة و تفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملّة کلہم فی النار الا ملّة واحده قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما نانا علیہ واصحابی۔ (رواہ ترمذی و مشکوٰۃ) یعنی قوم بنی اسرائیل بہتر ۷۲ مذہبوں میں بٹ گئی اور میری امت بہتر ۳۲ مذہبوں میں بٹ جائے گی، ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ اسی مذہب و ملت پر قائم رہیں گے، جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ یعنی اہلسنت و جماعت۔

اس زمانہ میں اہلسنت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں، صلح کلی کے علاوہ دیوبندی بھی سنی حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟ مگر اس وقت معیار سنیت اور علامت سنیت بریلویت اور مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ چنانچہ مکہ مکرمہ کے قاضی القضاۃ حضرت شیخ سید محمد علوی ماکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نحن نعرفہ بتصفیاته وتالیفاته حبہ علامۃ السنۃ وبغضہ علامۃ البدعۃ۔ یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو ان کی تصنیفات و تالیفات کے ذریعہ ہم لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں کہ ان کی محبت سنیت کی علامت اور ان سے نفص بدعتیہ کی و بد مذہبی کی علامت ہے۔ (دبستان رضاص ۱۳۸)

مخبر صادق غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان اقدس کے مطابق اس وقت دنیا میں کثیر فرقے موجود ہیں، جیسے بابائی، غیر مقلد، قادیانی، رافضی، خارجی، مہودوی وغیرہ سب کے سب گمراہ بد مذہب ہیں۔ ان میں دیوبندی اپنی مکاری و عیاری کی وجہ سے عوام اہلسنت کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے۔ کیونکہ وہ خود کو حق کہتے ہیں اور تقیہ کر کے بظاہر سنی بن جاتے ہیں۔ حالانکہ اہلسنت اور دیوبندی مکتبہ فکر کے درمیان فردی اختلاف بھی ہے۔ اور عقائد و نظریات کا اختلاف بھی۔ دیوبندی مولویوں نے اپنی کتابوں میں ضروریات دین کا انکار کیا اور اللہ و رسول، جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں بھی کیں۔ اسی بنیاد پر علمائے عرب و عجم نے ان کی تکفیر کی۔ ان کی کتابیں تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تخریر الناس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ، حفظ الایمان، الافاضات الیومیہ، ارواح شامہ وغیرہ کو دیکھئے، کسی بے باکی اور بے حیائی کیساتھ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کی ہیں۔ استاذ العلماء علامہ العظم حضور حافظ ملت مولانا مفتی شاہ عبدالعزیز محمد مراد آبادی فاضل منظر اسلام بریلی شریف نے عقائد علمائے دیوبند یعنی المصباح الجدید کو سوال و جواب کے طور پر نہایت آسان پیرائے میں لکھ کر عوام اہلسنت کو دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کفریہ بتادیئے ہیں۔ اور ہر سوال کا جواب ان کی کتابوں کے حوالے سے چیلنج کیساتھ تحریر فرمایا ہے۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی کے اس سال فارغ ہونے والے طلبہ نے دعوتی کارڈ چھپوانے کے بجائے اس کتاب کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ اپنی دینی خدمات کا آغاز ایسی کتاب کی اشاعت سے کریں جو عوام اہلسنت کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کو مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا پاسبان بنائے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ و اصحابہ اجمعین۔

محمد قمر الزماں نوری رضوی

شیخ الحدیث دارالعلوم فیضان مفتی اعظم و

مفتی رضوی نوری دارالافتاء و انتظام پھول گلی ممبئی ۳

مورخہ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

سبب اشاعت

از: شہزادہ حضور رراج ملت حضرت مولانا سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی قادری
ہاشم اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم وان لقیتوہم فلا تسلموا علیہم ولا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا توکلوہم ولا تناکحوہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم۔
(رواہ مسلم وابن ماجہ ابن حبان وابوداؤد وعقیلی)

یوں تو اس وقت دنیا میں بد مذہبیوں، بد عقیدوں کی کثیر ٹولیاں ہیں، جو شب و روز مذہب حق مسلک اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر شب خون مارنے میں لگی ہوئی ہیں۔ جن میں وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، سلفی وغیرہ جو آج بھی مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف مسلسل کتابیں چھاپ کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور یہ کذاب و دجال مرد لوگ، اہلسنت پر شرک و بدعت کا الزام لگا کر اپنے کو بہت بڑا وحید پرست بنا کر پیش کر رہے ہیں اور اپنے کفری عقائد کو چھپائے ہوئے ہیں۔

ابھی چند ہی ماہ قبل جھنڈی بازار ممبئی میں ان مردین کی فریب کاری کا ایک نمونہ پھر دیکھئے کولہا، ایک خبیث مرد عبدالملک بھوچوری دیوبندی نے اس کتاب کو تزیین دیا ہے، جس کا نام ”توہین رسول تم نے کی“ رکھا ہے۔ اس کتاب میں وہی پرانی باتیں جو ان کے پیشوا لکھتے آئے ہیں، جس کا علماء حق علمائے اہلسنت نے مناظرہ میں بار بار جواب دے دیا ہے، اور تحریری طور پر بھی جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر یہ بے حیا، بے غیرت دیوبند کے ہندوستانی شرارت سے باز نہیں آتے!

اس لئے میں نے اپنے دارالعلوم سے فارغ ہونے والے تمام طلبہ کو مشورہ دیا کہ دعوتی کارڈ چھپوانے میں جو پیسے تم خرچ کرتے ہو، اس پیسے کو دین کی خدمت میں لگاؤ! اور اس سے مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرو۔

الحمد لله طلبہ نے میرا مشورہ قبول کیا، اور حضور حافظ ملت کی ردِ دہانہ میں لکھی ہوئی مشہور کتاب ”المصباح الجدید المعروف عقائد علمائے دیوبند“ شائع کر رہے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لینے والے تمام طلبہ کو مسلک اہلسنت والجماعت کا سچا خادم بنائے اور اسی مسلک پر جس کی دور حاضر میں پہچان مسلک اعلیٰ حضرت ہے، اس پر قائم و دائم رہنے کی، اور دہائی، دیوبندی وغیرہ بد مذہبوں سے، اور دور حاضر میں سنت کی تبلیغ کی آڑ میں گمراہیت کو فروغ دینے والے عالمگیر صلح کلی تحریکوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور ان سے ہمارے اور تمام سنی حنفی بریلوی بھائیوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

کام دہلے لیجئے تم کو جو راضی کرے ☆☆ ٹھیک ہو مام رضا تم پہ کروڑوں درود
مسلک احمد رضا جس کی ہر سو ہوشیاء ☆☆ مٹ جائے نجدی بلا تم پہ کروڑوں درود

فقط

خویم الطلاب فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی قادری رضوی
ماظم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰

تأثر جدید

از: حضرت علامہ محمد اسلام قادری صاحب اویسی مدرس دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۴۰۔
لا تعذر وا قد کفرتم بعد ایمانکم ۵

بارہویں صدی ہجری میں فتنہ و باہیت نے نجد میں سرا بھارا اور ان وہابیوں نے حریمین طہینین پر حملہ کر کے صحابہ و تابعین، ائمہ دین، و شہداء صالحین کے مزارات کی توڑ پھوڑ کی اور اہانت آمیز کاروائیوں میں مصروف ہوئے، انہوں نے اللہ و رسول کی شان میں گستاخیاں کیں۔ ساتھ ہی انہوں نے علامہ المسلمین کو کافر و مشرک قرار دے کر ان کے قتل کو مباح قرار دیا۔ اور اس فتنہ و باہیت کی اہر اسعیل دہلوی کے ذریعہ ملک ہند میں بھی پھیلی۔ اور علمائے دیوبند نے مال و زر و دنیاوی حرص و طمع میں صرف اس کی حمایت ہی نہیں بلکہ صریح کفریات لکھ کر اس کی اشاعت کی۔ اور اسلام کی جڑیں کمزور کرنے کے لئے مسلمانوں کا شیرازہ کھیرنے کیلئے بھرپور جدوجہد سے کام لیا۔ مگر چونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق قیامت تک دین حق کی حفاظت و حمایت کا اہتمام ہوتا رہے گا۔ چنانچہ صرف تائید الہی کے سہارے علمائے حق فتنہ دیوبندیت و باہیت کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی تمام تر توانائیوں کیساتھ زبان و قلم سے کتاب و سنت کی روشنی میں احقاق حق و ابطال باطل میں مصروف ہو گئے، اور اس وقت کے اکابر علمائے اہلسنت نے دلائل قاہرہ کی روشنی میں ایوان باطل میں زلزلہ برپا کر دیا اور ان کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔

اس ضمن میں جلالتہ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ بنام المصباح الجدید المعروف عقائد علمائے دیوبند تصنیف فرمائی۔ حضور حافظ ملت نے اپنی کتاب میں اس امر کا اہتمام و انتظام کیا ہے کہ سنی مکتبہ فکر کی کسی بھی کتاب کا حوالہ پیش نہ کیا جائے، تاکہ فرقہ باطلہ کسی عبارت کو یہ کہہ کر مجروح نہ کریں کہ یہ تو سنی کا ہم پرافتخار و بہتان ہے۔ کو یا کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں دیوبندیت و باہیت کا صحیح خدو خال نظر آئے گا۔ زیر نظر کتاب میں علمائے

دیوبند صریح کفری عبارت پیش کی گئی ہے، جسے پڑھ کر قاری فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ دیوبندی یہود و نصاریٰ کے خفیہ مبلغ اور کافر و مرتد ہیں۔ مصنف نے کتب و ہایت سے بھرپور حوالوں کا اہتمام کرتے ہوئے وہابیوں کی تفسیر سازی، وہابیوں کی غذائیں، وہابیوں کے عقائد و معمولات پر جو حیرت انگیز انکشاف کئے ہیں، انہیں پڑھ کر سرپیٹ لینے کو جی چاہتا ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے!

جب خدا دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے ع

پیش نظر کتاب کی اشاعت سے متعلق شہزادہ حضور سراج ملت حضرت مولانا سید منہاج رضا ہاشمی میاں ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے مایاب مشورہ کے بعد دارالعلوم اہلہ اسے فارغ ہونے والے طلبہ نے اس کتاب کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام طلبہ کو علم نافع عطا فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم فرمائے۔

آئین بیجاہ سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

محمد اسلام قادری اویسی

شیخ الادب دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول مٹی س۔

مورخہ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

ہماری باتیں

تاریخ کے اوراق کواہ ہیں کہ جس دور میں بھی اہل حق کے سامنے باطل پرستوں نے سر اٹھارا، سرکشی کا مظاہرہ کیا ان کا سرکیل دیا گیا۔ قرآن پاک کا زبردست اعلان ہے کہ حق ہمیشہ ہمیشہ فتح و کامرانی کیساتھ بلند رہے گا اور باطل کی قسمت میں ذلت و رسوائی اور شکست و ناکامی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

یوں تو اسلام و سنت کو نقصان پہنچانے والی اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دور کرنے والی ایک دو نہیں سینکڑوں جماعتیں دین و مذہب کے نام پر جنم لے چکی ہیں، مگر اس میں سب سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن جماعت وہابیوں، دیوبندیوں کی ہے۔ اس لئے کہ ان کا ظاہری مذہبی زندگی مسلمان سنیوں کی طرح ہے، بلکہ تقدس مآبی اور اعمال و عبادت سے ہم لوگوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ جس سے عوام بھولے بھالے مسلمان ان کے دام ترویج میں نہایت آسانی کیساتھ گرفتار ہو جاتے ہیں اور متاع دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ع خدا محفوظ رکھے اس بلا سے۔

اس بدنام و گمراہ جماعت کا ظاہر جتنا روشن ہے باطن اس سے کہیں زیادہ تاریک ہے۔ اس جماعت کے افراد کہتے اور ہیں، اور لکھتے کچھ اور ہیں۔ اور دل میں رکھتے اور کرتے کچھ اور۔ واعظان کیں جلوہ بر محراب و منبری کنند چون خلوت می روند آں کار و گیری می کنند استاذ محترم حافظ ملت جلالتہ العلم حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ عبد العزیز صاحب قبلہ مراد آبادی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ نے دنیاۓ سنت پر بڑا احسان فرمایا کہ کتاب ”المصباح الجدید“ تصنیف فرما کر سادہ لوح اور کم واقف سنی مسلمانوں کو وہابیوں، دیوبندیوں کے گندے خیالات و عقائد سے آگاہ فرما دیا۔ یعنی ہدایت و رشاد ایسا چراغ روشن کر دیا، جس کی روشنی حق کا حسن و جمال واضح ہو گیا۔ اور باطل کا سیاہ گھناؤنا چہرہ صاف صاف دکھائی دینے لگا۔ دیکھنے والوں کی نگاہوں سے اس کا کوئی خدو خال پوشیدہ نہیں رہ سکا۔

یہی نہیں بلکہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے انصاف و دیانت اور حق پرستی و راست

بازی کی وہ مثال پیش فرمائی ہے کہ مخالفین کی دنیا میں صف ماتم بچھ گئی، لبوں پر ہر سکوت لگ گئی اور شمشیر حق کی کاری ضرب نے ایسے ایسے گہرے زخم دیئے کہ ہر دہائی دیوبندی جلیلا اٹھا اور اپنی اپنی جگہ پر کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اپنی شرم و خجالت کا غم غلط کرنے اور اندھے پیروکاروں کو سمجھانے کے لئے ”المصباح الجدید“ کے جواب میں محمد حنیف رہبر اعظمی سے ”مقام الجدید“، لکھوایا جسکی تردید میں حضرت مولانا محمد محبوب صاحب اشرفی مبارکپوری نے ”العذاب الشدید“ لکھ کر دیا، دیوبندیوں کے ہر چھوٹے بڑے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایسا خاموش و لا جواب کر دیا کہ صدائے برد نہ خاست۔

رسالہ جلیلا فہ ”المصباح الجدید“ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علمائے دیوبند کے مذہب و عقیدہ کے متعلق تیس ۳۰ رسالات سے جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے درج ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر ایک لاکھ کیا دن ہزار انعام۔

”المصباح الجدید“ ملک کے دوسرے اداروں سے متعدد بار کئی کئی ہزار کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ اب یہ اس کا نیا ایڈیشن نہایت ہی خوبصورت انداز میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہا ہے۔

۷۸۶/۹۲

دعوت فکر

برادران اسلام کی خدمت میں پر خلوص گزارش ہے کہ اس اہم اور جامع رسالہ کو ٹھنڈے دلوں سے بغور پڑھیں۔ متعصب، طرفداری، شخصیت پرستی کو علاحدہ رکھیں۔ ایمان داری اور حق پرستی کو کام میں لائیں۔ اور اپنے ایمان و انصاف سے فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے؟ اور باطل کیا ہے؟ کیوں کہ آپ کے سامنے ساری باتیں رکھ دی گئیں ہیں۔ انشاء اللہ مجھے قوی امید ہے کہ حق آفتاب سے زیادہ روشن و تاباں ہو جائے گا۔ مسلمانوں کے دلوں میں اگر اس مدنی تاجدار جناب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے، تو ضرور ان کا ضمیر یہ بتا دے گا کہ علمائے دیوبند اپنے اقوال اور مغالطات کے بنا پر اسلامی نقطہ نظر سے کون ہیں؟ اور کس حکم میں داخل ہیں؟ واللہ ہادی الی السبیل الرشاد۔

رسالہ ہذا میں تمام سوالوں کے جواب دیوبندی مذہب پر دیا گیا ہے۔ ہر جواب کا حوالہ علمائے دیوبند کی جدید ایڈیشن والی کتابوں سے درج کیا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا ہے، البتہ قائد اور تنبیہ کے طور پر حضور حافظ ملت نے کہیں کہیں انہی کے قول کی وضاحت کر دی ہے۔ حوالہ میں علمائے دیوبند کی کتابوں سے جو عبارتیں نقل کی ہیں، وہ بالکل اصل کے مطابق ہیں۔ ایک عبارت بھی غلط ثابت کر دینے پر ایک لاکھ کیا دن ہزار (۱،۵۱۰۰۰) روپے انعام۔

نیز اپنے سنی بھائیوں سے یہ بھی گزارش ہے کہ اس اہم رسالہ کو حاصل کر کے تمام مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچائیں، تاکہ عقائد صحیحہ اور عقائد باطلہ میں امتیاز کر سکیں۔

نوٹ: ضروری بات یہ ہے کہ اس رسالہ کو از سر نو تخریج کر کے شائع کی گئی ہے۔ اگر کسی کو بھی اس کے حوالہ میں بھی شبہ ہو تو پھر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ یہاں کی لائبریری (حضور ملک العلماء لائبریری) میں بھی کتابیں موجود ہیں۔

خدائے وحدہ لا شریک سے دعا ہے کہ ہم تمام سنی بریلوی مسلمانوں کو مسلک اعلیٰ حضرت پر ختی سے قائم و دائم فرمائے۔ آمین

محمد مظہر علی رضوی

مستعالم جماعت ٹاؤن دارالعلوم ہند، صدر ریزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ،
(دو دیگر فارغین دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء)

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

کرم و معظم جناب مولوی صاحب زاد کرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم لوگ اب تک علمائے دیوبند کے متعلق یہی سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت، متبع سنت، متقی و پرہیزگار ہیں۔ شرک و بدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک و بدعت سے بچانے کے لئے تبلیغ و ہدایت کرتے ہیں۔ نیز ان کے ظاہری طرز عمل سے بھی ان کا تقدس معلوم ہوتا ہے۔ اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف بھی کرتے ہیں، ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سنت اور حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر یہ یہ کہتا ہے کہ علمائے دیوبند کی سب باتیں نمائشی ہیں، ان کا ظاہری طرز عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع اور محمد ابن عبد الوہاب نجدی سے ملتے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں۔ مسلمانوں میں اپنا اعزاز و اقتدار قائم کریں، ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں۔ علمائے دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں۔ اپنی کتابوں میں حضور کے لئے بہت کچھ مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں، جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ حضور کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے۔ امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں، اسی قسم کے ان کے بہت سے اقوال انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اگر ان کو واقعی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے۔ اگر غلطی سے ایسا ہوا بھی تھا، تو بہ کر لیتے۔ مگر نہ تو وہ کی نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کریں۔ بلکہ مدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرز عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپانے اور اشاعت کرنے کے جلا دیئے اور تو بہ کر لیتے۔ زید کے اس بیان سے

ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے، مگر زید باوجود معتبر اور دیانت دار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر ۵۰۰ روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہے۔ لہذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔ زید نے جو باتیں علمائے دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھیں گے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اسی بات پر آمادہ کریں گے۔ اور اگر زید کا بیان غلط ہے اور یہ باتیں علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہیں ہیں تو زید کو برا داری اور پتھاریت کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدے کے مطابق ۵۰۰ روپیہ بھی وصول کریں گے۔ لہذا اس کی تحقیق کے لئے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہر سوال کا جواب نمبر وار علمائے دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے، تا کہ مسلمان بہ آسانی سمجھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

سائلین: ملا عبد الحمید، پیش امام جامع مسجد، حکیم عبد الحمید، حافظ عبد الحمید، محمد صدیق
نمبر وار: نذیر احمد چودھری، ساکن قصبہ بھونچور ضلع مراد آباد۔

حامداً لله رب العالمین ومصلیاً علی حبیبہ سید المرسلین۔

کمران بندہ وعلیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل موصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علمائے دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک حوالہ نمبر وار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں، لیکن پہلے اجمالاً اتنا بتا دوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے۔ واقعی علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ثابت ہے۔ ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی جو اس ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم و توقیر کریں۔ وما توفیقی الا باللہ وهو حسبی ونعم الوکیل۔

سوالات و جوابات
مع حوالہ نمبر وار

سوال ۱۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خالق ہے۔ اگر ان کے عقیدے میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خالق ہے تو وہ کون ہے؟

جواب ۱۔ ہاں علانے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی مرنے پر خلافت ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدظلہ دیوبند فرماتے ہیں

حوالہ ۱۔ مرثیہ رشید احمد۔ مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ نمبر ۲۲ پر ہے۔

خدا ان کامرubi وہ مربی تھے خلائق کے ☆☆ مرے مولامرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

تنبیہ: اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔ شاید ضرورت شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لائے۔ یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کو پالنے والا کہہ رہے ہیں۔ واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

سوال ۲۔ وہ مسیحی کون ہے جس نے مردے بھی جلانے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچا لیا۔ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحی ہوا ہے؟

جواب ۲۔ ہاں وہ سیما اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی ان کی شان میں فرماتے ہیں اور پکارا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیر کی مسجانی دکھاتے ہیں۔

حوالہ ۲۔ مرثیہ رشید احمد، مصنفہ محمود حسن، ص ۳۳

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا ☆☆ اس مسیحائی کو دیکھیں ذری (بڑا حاشیہ) ابن مریم

تنبیہ: واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی، کیونکہ جو کام عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کر سکے، وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر کے دکھا دیا۔ مردے جلانے میں براہِ ہی تھے، مگر زندوں کو موت سے بچا لیا۔ اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے۔ جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے۔ اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے ”اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم“، ”مسلمانو! انصاف کرو۔ کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے؟ اور ضرور ہے۔“

(بہ حاشیہ) اہل زبان حضرات ذری دیوبندیوں کی اردو ملاحظہ کریں۔ حیرت ہوتی ہے کہ علمائے دیوبند کی زبان دافی کا یہ عالم۔۔ اور حوصلہ ہے سرکار دو چہاں عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان سکھانے کا۔ اعلیٰ ذہاب تعالیٰ ۱۲۔ نسیم ہستوی۔)

سوال ۳۔ کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں؟ علمائے دیوبند کے معتبر اقوال سے جواب دیجئے؟

جواب ۳۔ مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہندے یوسف ثانی ہیں۔ چنانچہ ان کے خلیفہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۲۔ مرثیہ رشید احمد صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں ﴿﴾ حُکْمِید (مُحَاشِیہ) سوداگان کے قلب ہے یوسف ثانی **تنبیہ:** کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین و جمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنا دیئے گئے، ان کو رے کو رے بندوں کا کیا ٹھکانہ۔ واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔ مسلمانو! غور کرو گے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس ایک ہی شعر میں خدا اور اس کے رسول دونوں پر اتنا تصاف کر دیا۔

(☆ حاشیہ) عبید جمع ہے عبد کی۔ عبد کا معنی بندہ ہے، سو جمع ہے آسود کی، اسود کا معنی کالا۔ عبید اسود کا معنی کالے بندے اس مصرع کا ترجمہ یہ ہے ان کے یعنی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندوں کا

لقب یوسف ثانی معاذ اللہ تعالیٰ قطع نظر اس امر سے ہے کہ گنگوہی صاحب کے جن کالے کالے بندوں کا لقب یوسف ثانی تھا وہ کون کون لوگ تھے۔ ان کا نام کیا تھا۔ کہاں رہتے تھے۔ وہ ہندو گنگوہی کس کی صحبت میں رہنے کی برکت سے کالے ہو گئے تھے۔ کہنا یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں جب عبدالنبی نام رکھنا شرک و کفر ہے جیسا کہ ہشتی زیور ص ۳۵ میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے تو پھر عبدالنکوہی کہنا کیونکر جائز ہے۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے اس مصرع میں کہا ہے، سچ کہا ہے کہ دیوبندیوں کو تو صرف مسلمانوں کے پیارے نبی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و جلن ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ نیم بستوی)

سوال ۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب ۴۔ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے:

حوالہ ۴۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۶۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُغل و جل شاید ☆☆ اشہا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

سوال ۵۔ کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں؟ وہ کون سی جگہ ہے؟ کیا علمائے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بتائی ہے؟

جواب ۵۔ ہاں عارف لوگ کعبہ معظمہ جا کر گنگوہ تلاش کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

حوالہ ۵۔ مرثیہ رشید احمد ص ۱۳۔

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ ☆☆ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

تنبیہ: کعبہ معظمہ جو بیت اللہ خانہ خدا ہے، اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ کی ہی دھن لگی ہوئی ہے۔ اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا شمار نہ کیا جائے تو اور کیا ہے؟

سوال ۶۔ دونوں جہاں کی حاجتیں کس سے مانگیں؟ روحانی، جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے؟

جواب ۶۔ روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہئے۔ ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں: دیکھو!

حوالہ ۶۔ مرثیہ رشید احمد، ص ۱۰۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب ☆☆ گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۶ پر ہے: ”غیر اللہ سے مدد مانگنا اگر چہ دلی ہو یا نبی شرک ہے“۔ اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہاں کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں۔ قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں۔ لہذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب شرک ہوئے، اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو! کیا کہتے ہو؟

سوال ۷۔ استثناء سارے جہاں کا مخدوم کون ہے؟ اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے؟ علمائے دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے؟

جواب ۷۔ سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انہیں کی اطاعت کرتا ہے حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۷۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے صفحہ پر ہے مخدوم

اکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سوال ۸۔ وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی حکم بھی علمائے دیوبند کے نزدیک عمل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم تقضائے ختم ہے؟

جواب ۸۔ ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں، ان کا کوئی حکم کبھی نہیں ٹلا اس لئے

کہ ان کا حکم قضاے مہرم کی تلوار ہے۔

حوالہ ۸۔ مرثیہ رشید احمد، ص ۳۱۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا ☆ ☆ اس کا جو حکم تھا تھا سیف قضاے مہرم
فائدہ: واقعی کوئی حکم نہیں نکلا۔ اور نکلتا کیسے مرنی خلافت تھے، کوئی مذاق تھے۔ اور عقیدت مند لوگوں
نے کسی حکم کو نکلنے بھی نہ دیا۔ اس سے زیادہ عقیدہ ہندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب
نے کوئے کھانے کا حکم دیا تو علمائے دیوبند نے یہ سمجھ کر کہ مرنی خلافت کا حکم ہے۔ آنکھ بند کر کے تسلیم
کر لیا اور کوئے کھانے لگے۔

سوال ۹۔ وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمان کا تمغہ ہے؟
جواب ۹۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، انہیں کی غلامی مسلمان کا تمغہ ہے۔ چنانچہ مولوی
محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۹۔ مرثیہ رشید احمد، ص ۶۔

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا ☆ ☆ کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغہ مسلمان
تنبیہ: مولوی رشید احمد صاحب کے غلامی کا داغ جب مسلمان کا تمغہ ہوا تو جو ان کا غلام بنا اسی
کو یہ تمغہ ملا۔ اور جس نے ان کی غلامی نہ کی وہ تمغہ سے محروم رہا۔ لہذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین
انہر و مجتہدین و اولیائے کمالین کو مولوی رشید احمد صاحب کا غلام مانتے ہوں گے یا ان تمام مقبولان
خدا کو مسلمان کے تیغ سے خالی جانتے ہیں۔

سوال ۱۰۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے، جو اکیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو؟
جواب ۱۰۔ ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے۔ چنانچہ مولوی
محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۰۔ مرثیہ رشید احمد، ص ۱۶۔

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہتے عجب کیا ہے ☆ ☆ شہادت نے تہجد میں قدمبوسی کی گر تھائی

فائدہ

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب
”مرثیہ رشید احمد“ کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر مبلغ ۵۰۰ روپیہ
انعام۔ مسلمانوں! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق
و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ مشرک و بدعتی کون ہے؟ دیکھو
! علمائے دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے پیروں کو مرنی خلافت مانتے ہیں۔
بانی اسلام کا ثانی جانتے ہیں۔ یعنی دوسرا خدا۔ مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے
ہیں۔ کعبہ میں پہنچ کر بھی پیر ہی کا درگاہ تلاش کرتے ہیں۔ بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم
اور مطیع جانتے ہیں۔ ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں۔ اپنے پیر کی غلامی کو مسلمان کا تمغہ بتاتے
ہیں۔ مسلمانوں! اللہ انصاف کرو۔ اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا
عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست یا پیر پرست؟ موحد ہیں یا مشرک؟

سوال ۱۱۔ کیا رجمۃ اللعالمین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں؟ یا علمائے دیوبند کے نزدیک
اسی کو بھی رجمۃ اللعالمین کہہ سکتے ہیں؟
جواب ۱۱۔ رجمۃ اللعالمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مخصوصہ نہیں، بلکہ علمائے رہبانین
(علمائے دیوبند) کو بھی رجمۃ اللعالمین کہنا جائز ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید
احمد صاحب اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو:

حوالہ ۱۱۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۰۴، ناشر فرید بکڈ پو۔

”لفظ رجمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے، بلکہ دیگر اولیاء
و انبیاء اور علمائے رہبانین (علمائے دیوبند) بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول
اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں، لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں تو بول دیوئے جائز ہے“ فقط
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

فائدہ: علمائے دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ اللعالمین کہنا درست ہے۔ لہذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ اللعالمین ہوئے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں ایک خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہے، وہ یہ کہ آپ نے کوا کھانے پر ثواب مقرر کر دیا ہے۔ یہ بے پیسہ اور بغیر دام، مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لئے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی، مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔ دیکھو! نمبر ۳۰۔

سوال ۱۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟
جواب ۱۲۔ لکھنا تو درکنار اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔
 حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۱۲۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۷۔ شرفریڈ بکڈپو۔
 سوال مرثیہ جو تہذیب وغیرہ میں شہیدان کر بلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کر دینا۔ فقط
 الجواب: ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔ فقط
تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور کرو۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ لکھو جلا نا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے، مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

سوال ۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟ اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدان کر بلا کے مرثیے کی طرح اس کو بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟
جواب ۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے۔ شہیدان کر بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلا دینا، زمین دفن کر دینا نہیں چاہئے۔
حوالہ ۱۳۔ کیونکہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے پیر مولوی

رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے، اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔ لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے۔ شہیدان کر بلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانے یا دفن کرنے کا حکم نہیں۔ عقیدت مندی اسی کا نام ہے۔

سوال ۱۴۔ ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح روایت کیساتھ بیان کرنا، سبیل لگانا، چندہ سمیل میں دینا، شربت یا دودھ بچوں کو پلانا، درست ہے یا نہیں؟ دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے؟

جواب ۱۴۔ صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے۔ سمیل لگانا، چندہ سمیل میں دینا، شربت میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:
حوالہ ۱۴۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۹، شرفریڈ بکڈپو۔

”محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ روایت صحیحہ ہو، یا سمیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سمیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ماہ محرم میں اور تہذیب و رافضی کی وجہ سے حرام ہے۔“ فقط
تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور سے سنو۔ یہ تو سب حرام! مگر ہولی دیوالی تو کفار کے آتش پرست دن ہیں وہ اس کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں سمجھیں وہ سب درست ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۵۔ ہندو اپنے تیو یا ہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے؟

جواب ۱۵۔ ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے۔ محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۱۵: فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵۔ شرفریڈ بکڈ پو۔

مسئلہ۔ ہندو تیو بارہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیل یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لیوا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔ فقط

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجودیکہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتا رہے ہیں۔ مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرما رہے ہیں۔ اسی کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے، وہ تو نا درست اور حرام ہو جائے، مگر ہولی، دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے، جائز اور درست ہی رہے۔ جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کو ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا اور محرم کے شربت اور دودھ کو بھی حرام بتانا یا تو ہولی، دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بوقت صبح سوڑ چوں روز معلومت کہ باکے ہاتھ عشق در شب دیوور۔

سوال ۱۶۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہے، وہ علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب ۱۶۔ صحابہ کو کافر کہنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج نہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

حوالہ ۱۶: فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۲، شرفریڈ بکڈ پو۔

”جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے، اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔“

تنبیہ: کتب معتبرہ میں ائمہ یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہلسنت سے خارج بلکہ حضرات ابو بکر صدیق و عمر فاروق کی شان میں تمراء کرنے والے کو فقہاء کرام نے کافر لکھا۔ مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسے تحت تمراء کرنے کے بعد بھی سنی ہی رہتا ہے۔ بعض عقیدہ مند طرفداری میں یہ کہا

کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے کہ ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے، مگر یہ محض غلط ہے، اس لئے کہ فتاویٰ رشیدیہ کی بار چھاپے مختلف مطبوعوں میں طبع ہوا ہے، اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپے میں ہوتی دو میں ہوتی ہر چھاپے میں ہر کتاب میں یہی عبارت ہے۔ علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ فقط۔ اور ظاہر ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا تو پھر کاتب کی غلطی کیسے ہو سکتی ہے، مولوی رشید احمد صاحب کی کچھلی عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہرگز نہیں۔ بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال ۱۷۔ علماء کی توہین و تحقیر کرنے والا بھی علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب ۱۷۔ علماء کی توہین کرنے والے کا سنت جماعت سے خارج ہوگا تو درکنار ایسا شخص تو علماء دیوبند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

حوالہ ۱۷: فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵۔ شرفریڈ بکڈ پو۔

”علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔“

فائدہ: یہ بات قابل غور رہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات۔ سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گزرا اور علماء کی توہین کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کافر کہتے ہیں۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے۔ چونکہ خود عالم ہیں۔ لہذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے۔ صحابہ سے کیا مطلب کیا غرض۔ ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے اپنا کیا گزرتا ہے۔

سوال ۱۸۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے علمائے دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ

نہیں۔ لہذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی کام بھی خلاف شرع نہ ہو ایسی محفل میلاد شریف بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۱۸۔ مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو، قیام بھی نہ ہو، روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں تب بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۱۸۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۰، ماثر فرید بکڈ پو۔

سوال اعتقاد مجلس میلاد بدون قیام بدوایت صحیح درست ہے یا نہیں؟

جواب: اعتقاد مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے، مداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ: مجلس میلاد کو ہر حال میں ناجائز بنایا یعنی مطلقاً حرام ہے، اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ جیسی تو کہا ہر حال میں ناجائز ہے۔ جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں، ان کو فتاویٰ رشیدیہ دکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا۔ ناجائز کہنے والا کون ہے؟ تمہارے نزدیک اگر مولوی رشید احمد صاحب کا فتویٰ صحیح ہے تو اپنا حکم بناؤ کہ تم نے ناجائز کو جائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھانسا مخصوص ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا دیا کہہ دیا۔ کچھ بھی مسلمان دام میں پھنسے رہیں۔

سوال ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا کیسا ہے؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

جواب ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا شرک جلی ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک بلاشبہ مشرک ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۹۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۳، ماثر فرید بکڈ پو۔

”یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو) علم غیب تھا صریح شرک

ہے۔ فقط۔“

فائدہ: مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کیا ہے۔ بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں، پاگلوں اور تمام جانوروں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ اب اسے دیوبندیوں بولو۔ گنگوہی صاحب کے فتوے سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

سوال ۲۰۔ یہ مشہور کو اچوتیوں میں پھرتا ہے، نجاست بھی کھاتا ہے، عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں۔ مگر ہم نے سنا ہے کہ علمائے دیوبند کے نزدیک حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب ۲۰۔ دیوبندیوں کے نزدیک یہ کو ابلا شبہ جائز ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو علمائے دیوبند کے نزدیک اس کو بے کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۰۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۷، ماثر فرید بکڈ پو۔

سوال جس جگہ ذراغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو اکھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا ثواب نہ ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا۔ فقط

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کو اکھانے کا ثواب ہے۔ مگر نہ معلوم بعض دیوبندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں؟ اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں؟ کار ثواب میں شرم نہیں چاہئے، بلکہ بالاعلان کو اکھانا چاہئے۔ مفت میں ہم خور و ماہم ثواب مرغ تو مباح ہی ہے، مگر کو اکھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علمائے دیوبند کی دعوت میں کو ای پیش کرنا چاہئے۔ تاکہ ہم خور و ماہم ثواب۔ دونوں باتیں حاصل ہوں۔

سوال ۲۱۔ کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام اور باعث ثواب ہے۔

جواب نمبر ۲۱۔ ہاں وہ کتاب مولوی اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان ہے، اس کا رکھنا دیوبندی مذہب

میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ ۲۱ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۸۰ (ماہ شریف بکڈ پو)۔

”اس کا (تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔“

فائدہ: جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت بھی اگر اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو کم از کم پچانوے فیصد مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کفری مشین کو دیکھو کہ اہلسنت کو شرک بناتے بناتے انھوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جن لوگوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے۔ گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے مسلمان کے لئے یہ بیشک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں۔ کیوں کہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے، اگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

سوال ۲۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۲۔ اعلیٰ درجہ کے دین دار اور قبیح سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ ۲۲۔ صفحہ ۱۱۰، ماہ شریف بکڈ پو، فتاویٰ رشیدیہ۔

”اس وقت اور ان اطراف میں وہابی قبیح سنت اور بدعت کو کہتے ہیں۔“

فائدہ: پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑتے ہیں۔ کیا دین دار اور قبیح سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔

سوال ۲۳۔ ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق علمائے دیوبند کا کیا عقیدہ ہے۔ اس کو کیا جانتے ہیں؟
جواب ۲۳۔ بہت اچھا عمدہ آدمی، قبیح سنت، عامل بالحدیث تھا، نہایت پابند شرع، اعلیٰ درجہ کا مبلغ، شرک و بدعت کا مٹانے والا علمائے دیوبند کے پیشوا۔ مولوی رشید احمد نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے، ملاحظہ ہو:

حوالہ ۲۳۔ صفحہ ۲۸، ماہ شریف بکڈ پو فتاویٰ رشیدیہ۔

سوال عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

جواب: محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ: علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں۔ نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا۔ عقائد میں دونوں ایک ہی ہیں۔

سوال ۲۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کیسے شخص ہیں۔

جواب ۲۴۔ مولوی اسماعیل دہلوی اعلیٰ درجہ کے متقی پرہیز گار شہید ولی اللہ تھے۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔

حوالہ ۲۴۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۷۹، ماہ شریف بکڈ پو۔

”ان اولیاء آلہ المتقون کوئی نہیں اولیا حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسماعیل ولی ہوئے اس کے بعد حدیث سے مولوی اسماعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔“

فائدہ: عقیدت اسی کو کہتے ہیں قرآن وحدیث سے مولوی اسماعیل کو ولی اور شہید بنا ڈالا۔ مگر

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اولیائے کرام کیلئے کبھی ایسی تکلیف کوارد نہ ہوئی۔ ان کی گیارہویں اور فاتحہ کوشرک و بدعت کہتے کہتے عمر گزاردی۔

سوال ۲۵۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کی ولایت و شہادت قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علمائے دیوبند بھی ضرور مانتے ہوں گے۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے اور مولوی اسماعیل نے کس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔

جواب ۲۵۔ مولوی اسماعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کا رکھنا ان پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۱ میں گزرا اور یہ بات صحیح ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے، کہ نماز میں حضور اکرم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، اور حضور کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے، لہذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے، ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۵۔ صراط مستقیم صفحہ ۸۶ صرف ہمت بسوی شیخ وامثال آں از معظمین کو جناب رسالت تاب باشند بچند ین مرتبہ بدر از استغراق در صورت گاؤخر کہ خود است کہ خیال آں با تعظیم وجلال بسویدائے دل انسان می پسند خیال بخلاف گاؤخر کہ نہ آن قدر پسندیدگی می بود نہ تعظیم۔ بلکہ مہمان محقری بود و اس تعظیم جلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می خود بشرک می کشد۔ نوٹ: صراط مستقیم اردو و مترجم مطبوعہ دارالکتاب دیوبند، میں مذکور بات ص ۱۴۸ پر ہے۔

سوال ۲۶۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کا قول معتبر ہو تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی اس لئے کی نماز میں حضور کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے، نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے، اس میں بھی حضور کی تعریف و توصیف اور ذکر ہے، خاص کر التحیات میں کہ حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے، اس وقت تو ضرور آپ کا

خیال آتا ہے، تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسماعیل دہلوی کو مانتا ہے، نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔

جواب ۲۶۔ واقعہ تو یہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے۔ لہذا التحیات پڑھتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا تو ضروری ہوا۔ اب خیال کی دوسری صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسماعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔ کہاں کی نماز اور اگر حقارت کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو یقیناً کفر ہوا۔ پھر کیسی نماز۔ کیونکہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے۔ مگر مصیبت یہ کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے۔ اور واجب کے قصد اترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی اور انہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسماعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں، البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر و شرک سے بچ جائے۔

فائدہ: کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ صراط مستقیم کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے۔ اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال ۲۷۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں، اسی طرح علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک کفر بتاتے ہیں یا کسی کو دود سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی، اس کو بھی کفر و شرک جانتے ہیں، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے، تو میرا کام ہو جائے گا، اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے

کیا واقعی مولوی اشرف علی صاحب نے ان باتوں کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے مگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب باتیں کفر و شرک ہیں تو ان کے نزدیک ہندوستان کے کروڑوں مسلمان کافر و شرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی اشرف علی صاحب اتنے بڑے عالم ان باتوں کو شرک بنا کر کروڑوں مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیں۔ لہذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے؟

جواب ۲۷۔ بلاشبہ مولوی اشرف علی صاحب مراد مانگنے کو، کسی کے سامنے جھکنے کو، سہرا باندھنے کو، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگی، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا۔ ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر و شرک ہی بتاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "بہشتی زیور" کے پہلے ہی حصہ میں ان میں سے ہر بات کو کفر و شرک لکھا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۷۔ بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۳۴ پر ہے، مقیم بکڈ پو۔

"کفر و شرک کی باتوں کا بیان۔ اسی میں ہے کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی سے مرادیں مانگنا، کسی کے سامنے جھکنا، اسی میں صفحہ ۳۵ پر ہے، سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔"

فائدہ: جب یہ سب باتیں کفر و شرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرف علی صاحب کے نزدیک کافر و شرک ہوئے، یعنی سہرا باندھ لیا وہ کافر و شرک، جس نے علی بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھا کافر و شرک، کسی کو دور سے پکارا اور یہ سمجھ لیا کہ اسے خبر ہوگی وہ کافر و شرک، جس نے یہ کہا کہ اگر خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا وہ کافر و شرک۔

مسلمانوں اور غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے، ان میں سے تم نے کوئی بات تو کی نہیں اگر ان میں سے ایک بات بھی تم سے ہوئی ہے تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر و شرک ہو تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر و شرک ہی ہو۔ میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل ہے فیصدی پانچ مسلمان نکلیں گے اور پچانوے فیصدی مسلمان دائرۃ اسلام

سے خارج ہو کر کافر و شرک ہو جائیں گے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر سب مسلمانوں کو کافر و شرک بنانے کی مشین تیار کی ہے، جس نے تقریباً پچانوے فیصدی مسلمانوں کو کافر و شرک بنا دیا۔ تھانوی صاحب ذرا گھر کی خبر لیں اور اپنے بڑے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کا نسب نامہ دیکھیں مذکورۃ الرشید صفحہ نمبر ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پوری نسب نامہ یہ ہے:

رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی اور مادری نسب یہ ہے رشید احمد بن کریم النسابت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔ غور کیجئے! گنگوہی صاحب کے دادا نام میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے شرک، اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی ان کے نزدیک کیا ہیں؟

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے،"

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے ایسا کیوں کیا، مگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کے مختصر جماعت کے ساری دنیا کے مسلمان ان کے نزدیک کافر و شرک ہیں لہذا یہ ان کے عقیدہ کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و شرک سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا رد المحتار جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۱۹ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجدی وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتسحون منہب الجناب لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا یدلکم قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ شرکتہم وخرّب بلادہم وظفر بہم ماسکر المسلمین عام ثلث وثلثین مائتین والف۔ یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب کے قیمنین میں واقع ہوا، جو نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو جنابی مذہب ظاہر کرتے تھے لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل جائز سمجھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی ان کے شہر ویران کئے اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی ۱۲۳۳ ہجری میں۔

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و شرک ہی جانتے ہیں۔ اور علمائے دیوبند نجدیوں وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے اس کو بیعت سنت عامل بالحدیث شرک و بدعت سے روکنے والا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳ نتیجہ یہ نکلا کہ علمائے دیوبند اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و شرک جانتے ہیں۔ اور انہیں نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ جو مسلمانان اہل سنت و علمائے اہل سنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لیے اور مسلمانوں کو بچانے کے لیے اہل سنت جنتے ہیں اور اپنے کو اہل سنت کہنے لگے مگر یہ فریب کاری کیسے کام آ سکتی ہے، مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا کہ علمائے دیوبند بچے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ ہرگز اہل سنت نہیں، بلکہ اہل سنت کے دشمن، ان کے خون کے پیاسے ہیں۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے کمر سے بیچیں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر و شرک کہنے والا کون ہے؟ اس سے کیا تعلق رکھنا چاہئے۔

فائدہ: مولوی اشرف علی صاحب نے عبد النبی نام رکھنے کو شرک کہا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گذرا۔ اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شائم امداد یہ میں فرماتے ہیں کہ عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبد النبی نام رکھنا جائز ہے یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبد النبی نام رکھنا جائز ہوا۔ حالانکہ مولوی اشرف علی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔ مسلمانو! بتاؤ جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟ اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبد النبی نام رکھنا شرک ہوا اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے؟ پیر و مرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ کیا بتاؤ گے یہ بد ذات و ہابیت کے کرشمے ہیں۔ ساون کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال ۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو اللہ رب العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علمائے دیوبند کے نزدیک بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے؟ کیا علمائے دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب ۲۸۔ علمائے دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۲۸۔ حفظ الایمان صفحہ نمبر ۱۵، دار الکتاب دیوبند۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

فائدہ: اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں کل اور بعض بلکہ کو تو بعد میں عقلاً نقلاً باطل کیا اور نہ حضور کے لیے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور کا علم ہے۔ اسی علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی۔ جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین ہے۔

بعض عقیدت مند لوگ محض طرفداری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس عبارت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے۔ مگر یہ محض اشرف علی صاحب کی کھلی طرفداری ہے۔ اس لیے اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کے لیے بول دی جائے اور یوں کہا جائے کہ مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے تو یقیناً وہ طرف دار لوگ بھی جامد سے ہار ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہے۔ حالانکہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرف علی صاحب نے حضور کے لئے لکھی ہے صرف نام کا فرق

ہے۔ اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں۔ مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔ مسلمانوں انکو رکو جس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہو وہی عبارت حضور کے لئے بولی جائے تو حضور کی توہین نہ ہو، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرہ دار لوگ اپنے نزدیک حضور کا مرتبہ مولوی اشرف علی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے، ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو غضب ہے۔ حیرت ہے اس طرف داری کی کوئی انتہا ہے۔ نبی کے مقابلے میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرہ داری؟

شعر
بوقت صبح شو دیو روزه قیامت
کہہ با کے باخت عشق در شب و بچور

مگر مولوی اشرف علی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ عبارت حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے اسی وجہ سے آج تک علمائے اہل سنت کے مقابلہ میں مناظرہ کے لیے آنے تک کی بھی تاب نہ لاسکے۔ شخصیت پرستی کے نشہ میں تو یہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرف داری میں کچھ اچھلے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں کریں تو کیا کریں اسی لیے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کی طرف داری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے، اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے؟ مولیٰ تعالیٰ تو یہ کی تو فیق دے۔

سوال ۲۹۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب ۲۹۔ ہاں علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے، بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا ہائی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب مانو تو ی تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ ۲۹۔ تذریع الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صفحہ ۸، فیصل دیوبند دہلی۔ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات

بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

فائدہ: مسلمانو! یہ ہے علمائے دیوبند کا عقیدہ عمل نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے، عمل میں نبی کو امتی کے برابر کرتے ہیں۔ بلکہ بڑھاتے ہیں، انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا۔ کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں، جانوروں کا بھی ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۸۔

سوال ۳۰۔ علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا؟ حضور کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن؟

جواب ۳۰۔ علمائے دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے، اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور حضور کے وسعت علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں، چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب امٹھی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ ۳۰۔ براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد امٹھی صدر قلم مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ نمبر ۱۲۲ (کتب خانہ اندامیہ) الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو شرک کہا، مگر اسی شرک کو شیطان کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا، شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور سے ایسی عداوت، اسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ حضور کے لئے جس علم کا ثابت کرنا شرک وہ شیطان کے لئے کیسے ایمان ہو سکتا ہے؟ اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن وحدیث سے کہیں قرآن وحدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا۔

مسلمانو! انصاف کرو اور بلا رعایت کہو۔ کیا اس میں حضور کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرفدار شخصیت پرست نہ مانے تو اس کو کہو کہ او علم میں شیطان کے برابر یا تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے برابر ہے، دیکھو جامہ سے باہر ہو جائے گا۔ حالانکہ اس کو برابر ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوہت پہنچے مسلمانو! شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس کسی نے مخلوق کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم میں زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے۔ شفا شریف کی شرح الریاض میں فرمایا مَنْ قَالَ فَلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَابَهُ وَنَقَصَهُ فَهُوَ سَابٌّ۔ ترجمہ: جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا، اور حضور کی تنقیص کی وہ حضور کو گالیاں دیتا ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خت توہین ہے پھر اس کے کفر میں کیا شبہ ہے؟

فائدہ

مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے، وہ علم ذاتی ہے، اور ذاتی حضور کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہو گئی، یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہو سکتا تھا، جب ان کے خصم حضور کے لئے علم ذاتی ثابت کرتے، جب مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے، تو ذاتی کی نفی کرنا یقیناً مجنون کی بڑائی ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لئے ثابت مانا ہے اسی قسم کے علم کی حضور سے نفی کی ہے، لہذا اگر حضور سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقیناً شیطان کے لئے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہریں

گئے، غرضیکہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور سے علم ذاتی کی نفی بتا کر براہین کے مصنف و مصدق کو مجنون و مشرک بنا دیا یہ حضور کی توہین کا دبا ل ہے، کہ طرفداری کی جاتی ہے۔ تب مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں خداوند تعالیٰ تو بہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے تو بہ کریں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبہ کو پیچا نہیں اور جانیں کہ حضور کے مقابلہ میں کسی کی طرفداری کام نہ آئے گی۔

فائدہ: مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیاء علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور امتیہوں کو عمل میں انبیاء سے بڑھایا۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گذرا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہو کر انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔ مسلمانو! آنکھیں کھولو اور انصاف کرو اور علمائے دیوبند کی حقیقت پیچا نو۔ اگر تم کو اپنے رسول اپنے نبی اللہ کے محبوب جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بیزار ہو بے تعلقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا، یا اس کو اچھا کہنے والوں اس کے ماننے والوں سے علاقہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی ایمانی غیرت نہ آئے، اور گستاخ کی طرفداری اور حمایت میں بیجا تاویل میں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے۔ واقعی ایسے گستاخ کی طرفداری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

برادران اسلام کی خدمت میں

مخلصانہ گزارش

برادران اسلام! پیارے بھائیوں! دنیا چند روزہ ہے اسکی راحت و مصیبت سب فنا ہونے والی ہے یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے دنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خدا اور اس کے رسول حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کام آنے والے ہیں۔ سغرا آخرت کی پہلی منزل قبر ہے اس میں منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اس کے ساتھ نبی کریم رؤف رحیم حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں ما تقول فی شان هذا الرجل یعنی حضور کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتا ہے اگر اس شخص کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت و محبت ہے تو جواب دیتا ہے یہ تو ہمارے آقا و مولیٰ کے محبوب حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان پر تو ہماری عزت و آبرو جان و مال سب قربان اس شخص کے لئے نجات ہے اور اگر حضور سے ذرہ برابر کدورت ہے دل میں آپ کی عزت و محبت نہیں ہے تو جواب نہیں دے سکے گا یہی گنہگار میں نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس پر سخت عذاب و ذلت کی مار ہے، العیاذ باللہ تعالیٰ

معلوم ہوا کہ حضور کی محبت مدار ایمان و مدار نجات ہے مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوے کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور سے محبت رکھتے ہیں آپ کی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن ہر دعوے کیلئے دلیل چاہئے اور ہر کامیابی کیلئے امتحان ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ امتحان ہے کہ جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کر لیں ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں اگر چہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں، بڑے سے بڑے مولانا پیر و استاد ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب انہوں نے حضور کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا، اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر بھی ان کی عزت انکا احترام

کرے اور اپنی رشتہ داری یا انکی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں ناکامیاب ہے اس شخص کو حقیقتاً حضور کی محبت نہیں صرف زبانی دعویٰ ہے اگر حضور کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت و عظمت ان سے میل و محبت کے کیا معنی؟ خوب یاد رکھو پیر اور استاد مولوی اور عالم کی جو عزت و وقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی، پھر اس کی کیسی عزت؟ اور اس سے کیا تعلق، اس نے تو خود حضور سے اپنا تعلق قطع کر لیا، پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا؟

اے مسلمان! تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولیٰ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر مرمٹے، ان کی محبت میں اپنا جان و مال عزت و آبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے غور کرو۔ کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سکر حرارت نہ آجائے تو صحیح معنی میں وہ اپنے باپ کا بیٹا نہیں اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سکر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی نہ تو صحیح معنی میں امتی نہیں ہے بلکہ ایک زبانی دعویٰ کرتا ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ سننا آگئے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیے۔ بلا رعایت اور بغیر طرفداری کے کہنا اور یہ بات بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی کی شخصیت اور مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے۔ نبی کے مقابلہ میں گستاخ کی طرفداری اور رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی جو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاکسار

عبد العزیز

خادم الطلبة مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔ یو پی۔

بد مذہبوں بد دینوں کے متعلق احکام شرعی

مجلس علماء فیض الرسول براؤں شریف

ضلع بستی، یوپی

ہر سنی کو ہر سنی مسلمان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب، تجذیر القاس، ص ۴۰ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور پیشوائے دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد نیشی نے براہین قاطعہ کے ص ۱۲۲ میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان ملعون سے کم قرار دیا۔ اور مبلغ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے، حفظ الایمان ص ۱۵ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو ہر خاص و عام انسان بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا۔ چونکہ یہ باتیں یعنی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخری نبی نہ ماننا یا حضور کے علم غیب کو شیطان کے علم سے کم بتایا یا حضور کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح قرار دینا تمام مسلمانوں کے نزدیک قطعی کفر ہیں، اس لئے دیوبندیوں، دیوبندیوں کے چاروں پیشوا مولوی نانوتوی، مولوی گنگوہی مولوی نیشی اور مولوی تھانوی صاحبان بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد ہو گئے فتاویٰ حسام الحرمین ص ۱۱۲ میں ہے وبالجملة ههؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال في البزازیة ولد دار العز و الفتن وئ الخیریه و مجمع الانهر و الدر المختار و غیرها من معتمدات الاسفار فی مثل ههؤلاء الکفار من شک فی کفره و عذابه فقد کفر۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد، اشرف علی تھانوی، اور ان کے ہم عقیدہ چیلے) سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔۔۔ اور بیشک بزازیہ، در غرہ فتاویٰ خیریه، مجمع انہر اور رد المحتار وغیرہ معتد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا یہ کہ جو شخص ان کے وعقائد کفریہ پر آگاہ ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے تو خود کافر ہے۔ مکہ شریف کے عالم جلیل حضرت مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اما بعد فاقول

ان ههؤلاء الفرق الواقعیین فی السوال غلام احمد قادیانی و رشید احمد و من تبعه، کخلیل الانبیہی اشرف علی و غیرہم الا شبهة فی کفرہم بلا مجال لاشبهة فی من شک بل فیمن توقف فی کفرہم بحال من الاحوال۔ میں حمد صلوٰۃ کے بعد کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی، رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے، بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے، اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ (حسام الحرمین ص ۱۳۰)

غیر منقسم ہندوستان کے علمائے اسلام کے فتویٰ کا مجموعہ الصوامع الہندیہ کے صفحہ ۷ میں ہے ان لوگوں یعنی قادیانیوں، دیوبندیوں، دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ہاتھ کاؤنگ کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بھینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے، یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام و اشد گناہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظلمین اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجائے پر بد مذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ خود مرکارو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ وان مرضوا ماتوا فلا تشہدوہم ان لقیتم فلا تسلموا علیہم ولا تجالسواہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ و ابو داؤد عن ابن عمر و ابن ماجہ عن جابر و العقیلی و ابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی اگر بد مذہب، بد دین بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ پر حاضر نہ ہو۔ اگر ان کا سامنا ہو تو سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو!

پھر چونکہ قادیانی، دیوبندی، دیوبندی، غیر مقلد ہندوی، مودودی، تبلیغی، یہ سب کے سب بحکم

شریعت اسلامیہ گمراہ بدعتیہ بددین بد مذہب ہیں، اس سے حدیث و فقہ کے ارشاد کے مطابق اس شرعی و دینی مسئلہ سے سب کو آگاہ کر دیا جاتا ہے کی قادیانیوں، غیر مقلد، وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہ بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا سخت حرام ہے۔ ان سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا اشد حرام ہے، ان کے ساتھ نماز پڑھنا، یا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا سخت گناہ کبیرہ ہے۔ ان سے تعلقات شرعی قائم کرنا اپنے دین کو ہلاک اور ایمان کو برباد کرنا ہے جو ان باتوں کو مان کر اس پر عمل کرے گا، اس کے لیے نور ہے اور جو نہیں مانے گا، اس کے لیے مار ہے۔ والعیاذ باللہ۔

جھوٹے مکار و غبا زبد مذہب بد دین، خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے مرتدین براہ کرم فریب اتحاد و اتفاق کا جھوٹا منافقانہ نعرہ بہت لگاتے ہیں اور زور سے لگاتے ہیں اور جو مصلب مسلمان اپنے دین و ایمان کو بچانے کے لیے ان سے الگ رہے اس کے سوا اختلاف و افتراق کا الزام توہین ہے جو مخلص مسلمان شرع کے روکنے کی وجہ سے ان بد مذہبوں کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس کو فساد دی اور جھگڑا لو بتاتے ہیں، جو صحیح العقیدہ مسلمان فتاویٰ حسام الحرمین کے مطابق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر و مرتد کہے اس کو گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں۔ ایسے تمام صلح کلی منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سنی مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہ الہی میں اپنے عقائد کفریہ و خیالات باطلہ سے سچی توبہ کر ڈالو! خدا و رسول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے سے باز جاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی تر فدا ری اور حمایت سے الگ ہو جا اور سچا سنی مذہب قبول کر لو!

اگر ایسا کر لو تو ہمارے تمہارے درمیان بالکل اتحاد و اتفاق ہو جائے گا اور اگر خدا نخواستہ تم اپنے اعتقادات کفریہ سے توبہ کرنے پر تیار نہیں گستاخی کرنے والوں اور اس قسم کے کلمات ردیہ لکھنے والوں سے رشتہ ختم نہیں کر سکتے، سنی مذہب قبول کرنا کوارہ نہیں تو ہم قرآن و حدیث کی پاک تعلیمات حقہ کو چھوڑ کر بد مذہبوں، بد دینوں سے اتحاد نہیں کر سکتے۔ ہر مصلب سنی مسلمان کو جھگڑا لو فساد دی، گالی بکنے والا کہنا تو یہ پرائی دھاندلی اور زیادتی ہے گالی تو وہ بک رہا ہے، جس نے تقویۃ الایمان لکھی، جس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی بنایا، جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور

دوسرے انبیاء کرام کو بارگاہ الہی میں ذرہ نا چیز سے بھی کمتر اور چار سے بھی زیادہ ذلیل کہا، گالی تو وہ بک رہا ہے، جس نے حفظ الایمان ص ۱۵۱ میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پا گلوں اور جانوروں، چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھہرایا بد زبانی تو وہ کر رہا ہے جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم سے کمتر قرار دیا۔ اصل جھگڑا لو تو وہ ہے جس نے تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ماننا جاہل عوام کا خیال بتا یا، واقعی فساد دی تو وہ ہے جس نے براہین قاطعہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بول سکنے کا نیا عقیدہ گڑھا، اور جس نے اردو زبان میں سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علمائے دیوبند کا شاگرد بنایا۔

سنی مسلمان نہ جھگڑا لو فساد دی ہے نہ گالی بکنے والا وہ تو شریعت اسلامیہ کے حکم کے مطابق ان گستاخ مولویوں کو کافر مرتد کہتا ہے، جو بارگاہ احدیت اور سرکار رسالت میں گستاخی کرتے اور ضروریات دین کے منکر ہیں۔ عقائد ضروریہ دینیہ کی مخالفت کرنے والوں کو کافر و مرتد کہنا ان کے حق میں منافق کا لفظ استعمال کرنا ہرگز ہرگز گالی نہیں ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافر، کفار، بشرکین، منافقین وغیرہ کلمات مخالفین اسلام کے حق میں ارشاد فرماتا ہے تو کیا کوئی بد نصیب اتنا کہنے کی جرعت کر سکتا ہے کہ قرآن عظیم نے گالی دی ہے، معاذ اللہ تعالیٰ منہ۔

مسلمانو! وہابیوں، دیوبندیوں سے تمہیں نہ حجت کرنے کی ضرورت ہے نہ ان کا زرق زرق بق بق سننے کی حاجت ہے تم ان سے گالی گلوچ اور جھگڑا نہ کرو! بس تم ان کی صحبت سے دور رہو، اپنے سے ان کو دور رکھو! تمہارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں یہی تعلیم دی ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وایاکم وایہام لا یضلوکم ولا یفتنوکم۔ (مسلم شریف)

یعنی مسلمانو! تم بد مذہبوں کی صحبت سے بچو اپنے کو ان سے دور رکھو نہیں تو وہ تمہیں سچے راستے سے بہکا دیں گے۔ اور تمہیں بد دین بنا دیں گے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سچی ہدایت پر قائم رکھے، آمین۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی خیر خلقہ سلیمان محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔